فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۲۷ وفا ۱۳۵۰ ہش ، ۲۷ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ قانونِ الٰہی ہے کہ شریروں اور سرکشوں کو سزا ملتی ہے تاکہ انہیں تنبیہہ ہو اور دوسرے عبرت حاصل کریں

یہ سزا اور تنبیہہ موجبِ رحمت ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا سے امن بالکل اٹھ جائے،

"نبیوں کے زمانہ میں جو قوموں پر عذاب آتے ہیں جیسے لوطؑ کی قوم پر یا یہودیوں کو بخت نصر یا طیطس رومی کے ذریعہ تباہ کیا گیا تو ان عذابوں کا موجب محض اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے عذابوں اور دکھوں کا موجب وہ شرارتیں اور شوخیاں اور تکلیفیں ہوتی ہیں۔ جو نبیوں سے کرتے اور انہیں پہنچاتے ہیں۔ آخر ان کی شرارتیں اُن پر ہی لوٹ کر پڑتی ہیں۔ اور انہیں تباہ اور ہلاک کر دیتی ہیں جس طرح پر سیاست اور ملک داری کے اصولوں کی تہ میں یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ امنِ عام میں خلل انداز ہونیوالوں کو خواہ وہ چور ہوں یا ڈاکو، باغی ہوں یا کسی اور جرم کے مجرم، محض اس لئے سزا دی جاتی ہے۔ تا آئندہ کے لئے امن ہو اور دوسروں کو اس سے عبرت۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے یہ قانون رکھا ہوا ہے۔ کہ وہ شریروں اور سرکشوں کو جو اس کے حدود اور اوامر کی پرواہ نہیں کرتے سزا دیتا ہے تاکہ وہ حد سے نہ بڑھ جائیں۔ جنہوں نے حد سے بڑھنا چاہا خدا نے وہیں انہیں تنبیہہ کی۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سزا اور تنبیہہ اس شخص کے لئے بھی جسے دی جاتی ہے اور دوسروں کے واسطے بھی جو عبرت کی نگاہ سے اُسے دیکھتے ہیں بطور رحمت ہے۔ کیونکہ اگر سزا نہ دی جائے تو امن اٹھ جاتا اور انجام کار نتیجہ بہت ہی بُرا ہوتا۔ قانونِ قدرت پر نظر کرو۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ فطرت انسانی میں یہ بات رکھی ہوئی ہے اور اس فطرتی نقش ہی کی بناء پر قرآن نے یہ فرمایا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا اُولِي الْاَلْبَابِ۔ یعنی تمہارے تمدن کے قیام کے لئے قصاص کا ہونا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴-۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل ۲۵ وفا کو اسلام آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور ہر لمحہ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ربوہ ۲۶ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر اور کمر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ فرمائے آمین۔

ربوہ ــــ ۲۲ وفا کو بعد نماز عصر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سابق قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے مجلس عاملہ مرکزیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں محترم خالد صاحب کی ان خدمات کا اعتراف کیا جو آپ نے بحیثیت قائد عمومی سرانجام دیں۔ بعد ازاں محترم خالد صاحب نے شکریہ ادا کیا اور درخواستِ دعا کی۔ آخر میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب قائمقام نائب صدر مجلس مرکزیہ کی درخواست پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ جو حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں بعارضہ فالج و بلڈ پریشر بہت بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (عیسیٰ درد ۹۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

جماعتِ احمدیہ سیرالیون کی طرف سے

فلپائن میں مسلمانوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے جانے پر گہری تشویش کا اظہار

صدر فلپائن سے ذاتی مداخلت اور ظلم و تشدد کے سدِّباب کی پُرزور اپیل

فلپائن میں مسلمانوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے جانے، انہیں بے دریغ قتل کئے جانے اور مساجد کو نذرِ آتش کئے جانے کے خلاف بیرونی ممالک کے احمدیہ مشنوں اور احمدیہ جماعتوں کی طرف سے احتجاج کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ قبل ازیں صدر فلپائن کے نام ملیشیا، تنزانیہ اور انڈونیشیا کے احمدیہ مشنوں اور جماعتوں کے احتجاجی تاروں کے ترجمے شائع کئے جا چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے جو احتجاجی پیغام بذریعہ تار ارسال کیا گیا تھا اس کا متن اب موصول ہوا ہے جو درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف گامانگا نے اس موقع پر جو تار ارسال کیا اُس میں لکھا:۔

"بخدمت ہز ایکسیلنسی پریذیڈنٹ فلپائن۔ منیلا

آپ کے ملک میں مسلمانوں کو بے دردی سے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس پر جماعتِ احمدیہ سیرالیون اور اس کے اراکین کو گہری تشویش ہے براہِ مہربانی آپ اِس معاملہ میں ذاتی طور پر مداخلت فرمائیں اور صورتِ حال کو پُرسکون بنانے اور معمول پر لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

پیراماؤنٹ چیف گامانگا
پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ سیرالیون"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ وفا ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی تہذیب اب اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے

مغرب کی سراسر مادی تہذیب نے اب مغربی ممالک کے معاشروں کو ایسے ناگفتہ بہ حالات سے دوچار کر دیا ہے کہ جو خود اس ہلاکت آفریں تہذیب کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مغربی ملکوں کے معصیت نواز معاشروں کے زیر اثر پروان چڑھنے والی اباحتی زندگی کا فساد و بگاڑ اس انتہا کو پہنچ چکا ہے کہ جس کے بعد اس سراسر مادی نظریۂ حیات پر مبنی تہذیبی نظام کا اپنی موت آپ مرنا یقینی ہے۔ خود مغرب کے دانشور یہ محسوس کرتے ہیں کہ چند سال کے اندر اندر بزعم خود ان کی یہ "مایہ ناز" تہذیب اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنے والی ہے۔

یوں تو وہاں کے اخبارات و رسائل میں ایسے مضامین عرصہ سے شائع ہو رہے ہیں جو اکثر و بیشتر مغربی تہذیب کی متوقع تباہی کے متعلق خدشات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں تازہ ترین مضمون مشہور امریکی ماہنامہ "دی پلین ٹروتھ" کے مئی ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے جو حال ہی میں یہاں موصول ہوا ہے۔ اس میں رچرڈ گائپ (Richard Gripe) کا ایک مضمون درج ہے جس کا عنوان ہے "کھیل ہی کھیل اور کام ندارد۔ کا سا آئینہ دار معاشرہ" (An All Play and No Work Society) اس میں مضمون نگار نے یہ واضح کیا ہے کہ سراسر مادی تہذیب کے زیر اثر مغربی ممالک میں عیش پرستی کا رجحان اس قدر بڑھتا جا رہا ہے کہ عوام کم سے کم کام کرنے اور زیادہ سے زیادہ وقت عیش و عشرت اور لغو اور لایعنی مصروفیات میں گزارنے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے آغاز میں لوگ ۷۰ گھنٹے فی ہفتہ کام کرنے کے عادی تھے۔ یہ اوسط گرتے گرتے اب ۴۰ گھنٹے فی ہفتہ ہو چکی ہے۔ ایک "فارغ اوقات گزارنے سے متعلق تنظیم" (Leisure Group) کے صدر نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اگر عوام کی بڑھتی ہوئی کام چوری اور عیش کوشی کو نہ روکا گیا تو آئندہ بیس سال کے اندر اندر امریکہ میں نوبت یہاں تک آ پہنچے گی کہ لوگ ہفتہ میں صرف ۲۲ گھنٹہ کام کریں گے یا سال میں ۲۵ ہفتہ چھٹی منائیں گے یا پھر ۳۸ سال کی عمر میں ریٹائر ہو جایا کریں گے۔ اور برطانیہ میں شہزادہ صفت لوگ ہفتہ میں بیس گھنٹہ سے زیادہ کام کو ہاتھ نہیں لگایا کریں گے۔

مضمون میں امریکیوں اور انگریزوں میں کام چوری اور عیش کوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی متعدد مثالیں دینے اور اعداد و شمار کی رو سے اس کے ہولناک نتائج کا ذکر کرنے کے بعد ثابت یہ کیا گیا ہے کہ زوال و انحطاط کی یہ کیفیت سراسر مادی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں اور دولت کی فراوانی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اگر کام چوری اور عیش کوشی کا یہ رجحان اسی طرح بڑھتا چلا گیا تو مغربی تہذیب کا بھی وہی عبرتناک انجام ہو گا جو اس کی پیشرو عظیم یونانی اور رومی تہذیبوں کا ہوا چنانچہ مضمون نگار رقمطراز ہے:۔

"حتی کہ قدیم اسپارٹا کے باشندے جو قوت برداشت میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے بالآخر فالتو اور بیکار اوقات کی بہتات کی کام چوری اور عیش کوشی کی لعنت کا شکار ہو کر خود اپنے ہی ہاتھوں تباہ ہوئے۔ ارسطو نے اپنی کتاب "سیاسیات" (Politics) میں اہل اسپارٹا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "اہل اسپارٹا اسی وقت تک ہی محفوظ رہے جب کہ وہ جنگوں میں مصروف تھے۔ جب انہیں سلطنت مل گئی تو جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ امن کے زمانہ میں میسر آنے والے فالتو اور بیکار وقت کو کس طرح صرف کریں" ۔۔۔ یہ اندوہناک نوشتۂ تاریخ ایک دور کے بعد دوسرے دور میں ابھرنے اور ترقی کرنے والی قوم پر بالآخر صادق آتا رہا اور سلطنت روما کے حق میں بھی حرف بحرف پورا ہوا۔ سلطنت روما کو جو عروج حاصل ہوا وہ پہلے کبھی کسی کو حاصل نہ ہوا تھا۔ لیکن جب دنیا ان کی مطیع و منقاد بنی اور امن کے قدموں پہ آ گری تو انہوں نے کم سے کم کام کرنا اور فارغ و بیکار رہنا شروع کر دیا نیرو کے عہد حکومت میں نوبت یہاں تک آ پہنچی تھی کہ اہل روما سال میں ۱۷۶ تعطیلات منانے لگے تھے گویا اوسطاً وہ ایک دن کام کرتے تھے اور ایک دن چھٹی مناتے تھے۔

تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ مادہ پرستی ہی وہ پھندا ہے جس نے ماضی میں بڑے بڑے تہذیبی نظاموں کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا۔ اور ان کا چراغ زندگی گل ہوئے بغیر نہ رہا آج مغربی معاشرے اور ماضی کی تباہ شدہ تہذیبوں میں بہت سی چونکا دینے والی مماثلتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ یہ تہذیبیں پھلی پھولیں پھر ان میں سخت کوشی کی بجائے نرمی اور آرام طلبی کے آثار ظاہر ہوئے، پھر یہ لاپرواہی اور لاابالی پن کا شکار ہوئیں، حتی کہ مردہ دلی اور پژمردگی نے انہیں آگھیرا اور آخر کار موت کی بے رحم آغوش میں جا سوئیں۔ ہر ایسی تہذیب کے سامنے پچھلی تہذیبوں کی تباہی کی مثالیں موجود ہوتی تھیں لیکن ہر ایسی تہذیب کو اپنانے والے اپنی نادانی سے یہی سمجھتے رہے کہ ہمارے ساتھ ایسا نہیں ہو گا۔

بہت کم لوگ ہیں حتی کہ ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جنہیں اس امر کا احساس ہے کہ امریکہ اور برطانیہ فارغ اور بے کار اوقات کی بہتات کے چنگل میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں ہر شخص کی زبان پر یہی ہے کہ زندگی اسی ڈھب پر گزارو اور عیش کرو لیکن جب کوئی قوم عیش کوشی میں غرق ہو جاتی ہے تو پھر خاتمہ اور صف لپیٹنے کے مراحل طے کرنے کا وقت آ پہنچتا ہے۔"

(دی پلین ٹروتھ بابت مئی ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۱)

"دی پلین ٹروتھ" کا مذکورہ بالا مضمون ایک اور منہ بولتا ثبوت ہے اس بات کا کہ مغرب کی مادی تہذیب اب اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنے ہی والی ہے۔ اور وہ انجام یہی ہے کہ یہ تہذیب اپنے گھناؤنے کردار کے نتیجہ میں اسی طرح صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائے گی جس طرح اس کی پیشرو مادی تہذیبیں یعنی یونان اور روما کی تہذیبیں صفحۂ ہستی سے نابود ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے کالعدم ہو گئی تھیں۔ مورکھ اور نادان ہیں وہ مشرقی قومیں جو مغربی اقوام کی نقالی کو ترقی کا ذریعہ سمجھ کر مغربی تہذیب کی گھناؤنی لاش پر اس طرح گر رہی ہیں جس طرح گدھ مردار پر گرتے اور سڑے ہوئے گوشت کی بوٹیاں نوچ نوچ کر اپنے لئے عفونت زدہ عیش کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ ایسی نادان اقوام نام نہاد ترقی کے پردہ میں اپنے لئے تباہی مول لے رہی ہیں اور اپنی نادانی سے مغربی اقوام کی تباہی میں حصہ دار بننا چاہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے تا یہ اندھے کنوئیں میں چھلانگ لگانے سے باز رہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے آج سے پون صدی قبل یعنی اس زمانہ میں ہی جب کہ مشرق و مغرب میں مغربی تہذیب کا طوطی بول رہا تھا۔ اس مادی تہذیب کے تباہ و برباد ہونے اور اس کی جگہ اسلام کی حقیقی اور اصلی تہذیب کے غالب آنے کی پیشگوئی فرما دی تھی۔ حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر ہم آئندہ کسی اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔

وہ سوز و ساز ہے اِس شہر کے مکینوں میں

وہ سوز و ساز ہے اِس شہر کے مکینوں میں
کہ جس طرح کوئی رہتا ہو ان کے سینوں میں

خلوص و مہر و محبت کا عکس چہرہ و دل پر
سجودِ بے نفساں کی چمک جبینوں میں

دیارِ ابنِ مسیحا کی گرد جسموں پر!
بہارِ خُلد کی خوشبوئیاں پسینوں میں

کھلی ہوئی دلِ زندہ کی ضو ہے آنکھوں میں
چھپا ہوا یدِ بیضا ہے آستینوں میں

یہ لوگ جو نظر آتے ہیں "اشعث واغبر"
یہ منفرد ہیں نئے دور کے ذہینوں میں

جلا رہے ہیں چراغِ جمالِ مصطفوی
قریب و دور کی تاریک سرزمینوں میں

پلا رہے ہیں شرابِ علومِ ربانی
نیاز و عجز و مروت کے آبگینوں میں

مجھے بھی فخر ہے بس اور بس اِس سعادت پر
کہ میں بھی ہوں اسی خرمن کے خوشہ چینوں میں

[illegible] ربوہ

سفر پر ایک مضمون بھی اخبار الفضل میں لکھا تھا اور اللہ تعالےٰ کی تائید پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین

71

محترم قاضی محمد یوسف صاحب پشاوریؓ کی یاد میں

(محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

محترم قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم بڑے صاحب علم منطقی، شاعر اور کئی کتب کے مصنف تھے جوش تبلیغ میں ہمیشہ سرشار رہتے احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے اور بڑے مہمان نواز تھے ایبٹ آباد کی مسجد ان ہی کی سعی اور کوشش کی رہین منت ہے۔ پشاور شہر کی مسجد کوچہ گلبادشاہ بھی ان ہی کی یادگار ہے۔ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے آپ کے توسط سے کئی لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ ایک دفعہ محترم قاضی صاحب کسی شخص کے کام کیلئے سر صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب وزیر صوبہ سرحد کے پاس گئے صاحبزادہ صاحب نے ٹال دیا۔ ابھی قاضی صاحب وہاں بیٹھے ہی تھے کہ باتوں باتوں میں صاحبزادہ صاحب نے قاضی صاحب سے کہا کبھی کبھی ضرور ملا کریں۔ قاضی صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ صاحبزادہ صاحب میں خدا پرست ہوں۔ انسان پرست نہیں ہوں۔ میں ایک غریب شخص کے کام کے لئے آیا تھا وہ کام تو آپ نے کیا نہیں پھر مجھے آپ کے پاس آنے اور وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے میں اتنا وقت کسی اور بہتر کام میں صرف کر لیا کروں گا۔ صاحبزادہ صاحب یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے مگر قاضی صاحب کے چلے جانے کے بعد سب سے اول وہ کام کر دیا اور قاضی صاحب کو پیغام بھیج دیا کہ میں نے آپ کا کام کر دیا ہے یہ قاضی صاحب کے جرأت مندانہ جواب اور خدا پرست ہونے کا ثبوت ہے۔

پشاور میں قصہ خوانی بازار میں ایک دشمن نے قاضی صاحب پر پستول سے فائر کیا۔ اللہ تعالےٰ کی آپ کے ساتھ تائید تھی۔ وہ فائر مس ہو گیا۔ یعنی کارتوس ہی نہ چلا۔ قاضی صاحب نے اس شخص کو دبوچ لیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ عدالت نے اس کو نو سال قید کی سزا دی۔

محترم قاضی صاحب سال بھر میں ہر ضلع کی جماعتوں کا دورہ کیا کرتے تھے ایک سال وہ جب مانسہرہ تشریف لائے تو مانسہرہ سے آگے دورہ میں میں ان کے ساتھ ہو گیا دو دوست اور بھی تھے۔ پہلی رات ہم پھگلہ چلے گئے۔ سید عبدالرحیم شاہ صاحب احمدی کے چچا سید عبدالمجید شاہ صاحب نمبردار ہماری جماعت میں سے نہیں تھے۔ قاضی صاحب کی خواہش کے مطابق ان سے کہا گیا کہ اگر نمبردار صاحب مسجد میں لوگوں کو جمع کر دیں تو قاضی صاحب تقریر کریں گے۔ صبح کی نماز کے بعد نمبردار صاحب نے لوگوں کو جمع کرا دیا۔ اور محترم قاضی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر تقریر کی اور لوگوں نے دل جمعی سے سنی۔ وہاں سے ہم بطرف گڑھی حبیب اللہ چل پڑے سڑک پختہ تک پہنچنے کے لئے ایک چڑھائی چڑھنے لگے تو قاضی صاحب کو دل کی بیماری نے چلنے سے معذور کر دیا اور آپ بیٹھ گئے۔ کچھ وقفہ بعد بمشکل سڑک تک پہنچے اور گاڑی کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ جلد ہی ایک بس آ گئی مگر سواریوں سے وہ بھرپور تھی گاڑی کو ہاتھ دیا۔ کلینر نے جواب دیا کہ کوئی جگہ نہیں۔ ڈرائیور جو گاڑی کا مالک تھا وہ اتفاق سے میرا پڑوسی تھا مجھے دیکھ کر بس کھڑی کر دی اور کلینر سے کہا کہ یہ تو گاڑی کے مالک ہیں ان کو لے جانا ہی ہوگا۔ چنانچہ اس نے مجھے اور قاضی صاحب کو فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور دوسری دو سواریوں کو پیچھے کھڑا کر دیا اس طرح ہم گڑھی حبیب اللہ پہنچے۔ محترم قاضی صاحب کی گھبراہٹ بدستور تھی اگرچہ صرف ایک میل کا فاصلہ حصاری تک تھا۔ مگر قاضی صاحب قدم تک نہ چل سکتے تھے۔ اس لئے میں نے ایک گھوڑی کا انتظام کر دیا اور محترم قاضی صاحب کو سوار کر کے ہم رات کو حصاری پہنچے۔ رات وہاں گذاری۔ صبح حصاری سے ہم نے شنگئی جانا تھا۔ راستہ پیدل تھا۔ محترم قاضی صاحب کے لئے گھوڑی کا انتظام کیا گیا جو راستہ میں ملنی تھی۔ ہم پیدل چلے گئے اور گھوڑی حسب وعدہ پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ محترم قاضی صاحب بڑے گھبرائے

جب قاضی صاحب چلنے سے بالکل معذور ہو گئے اور شام قریب ہو گئی تو ہم سب ساتھیوں کو سخت فکر لاحق ہو گئی کہ راستہ کافی ہے رات آ گئی ہے کیا بنے گا۔ اچانک گھوڑی سوار گھوڑی لے کر پہنچ گیا۔ وہاں پر ہمیں انتہائی خوشی ہوئی اور ہم محترم قاضی صاحب کو سوار کر کے منزل مقصود پر پہنچے۔ جس دوست کے پاس گئے اس نے بڑی مخلصانہ تواضع کی۔

رات گذار کر دوسرے دن بالاکوٹ کی طرف چل پڑے۔ یہ راستہ دریائے کنہار سے پار مشرق کی طرف تھا۔ جس طرف پیدل چلنا ہوتا ہے۔ راستہ میں کچھ خواڑ دیکھا کہ بھرپور پتھر بہا رہا ہے۔ محترم قاضی صاحب کا عبور کرنا مشکل تھا ہم سخت حیرانی میں تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہو گیا اس نے قاضی صاحب کو کندھوں پر اٹھا کر نالہ عبور کرا دیا ہم بالاکوٹ سڑک پر پہنچے اور ہوٹل کے برآمدہ میں داخل ہوئے تھے کہ اچانک موسلادھار بارش شروع ہو گئی اور ابھی ہم برآمدہ میں جم کر بیٹھنے نہ پائے تھے کہ طوفانی بارش نے ارد گرد پانی ہی پانی کر دیا۔ ہم اگر ایک دو منٹ بھی بارش میں رہتے تو بھیگ جاتے۔ راستہ میں کوئی جائے پناہ نہ تھی

الغرض ہر قدم پر اللہ تعالےٰ کی تائید کا نظارہ دیکھا۔ محترم قاضی صاحب نے اس

جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات کا تربیتی جلسہ

۱۰ وفا ۱۳۵۰ ہش بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ فتح پور کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں استاذی المکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک کامل و اکمل اور عالمگیر مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں قیامت تک کی تمام انسانی ضروریات اور پیش آمدہ مسائل کا حل پایا جاتا ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبیوں کے سردار ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو کچھ ملا ہے وہ محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اور برکت سے ملا ہے۔ محترم قاضی صاحب کا یہ خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔

والسلام۔ عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سائنس بلاک کی عمارت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷۵۰۰۰/- روپے کی منظوری فرمائی تھی ابھی تک صرف ۴۱،۵۰۰ روپے چندہ ہوا ہے۔ عمارت بن چکی ہے لجنہ اماء اللہ نے قرض لے کر خرچ ادا کیا ہے۔ ابھی ساڑھے تینتیس ہزار ہمارے ذمہ باقی ہے رقم وعدہ والی اور صاحب استطاعت خواتین اس چندہ میں حصہ لیں۔ تین سو یا اس سے زائد دینے والی خواتین کے نام کندہ کرائے جا رہے ہیں۔ جن بہنوں نے وعدہ کیا ہے وہ جلد اپنے وعدے کو پورا کریں۔ گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس مد میں چندہ وصول ہوا ہے۔

لجنہ عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ	۲۸۰/۰۰	لجنہ اڈہ جھبیل ضلع لاہور	۱۴/۰۰
” بہاول نگر	۷/۰۰	شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۱۱۵/۰۰
” سانگھڑ	۴/۰۰	بہاولپور	۱۰/۰۰
” لاہور	۵۲/۰۰	کوئٹہ	۱۰/۰۰
جمیلہ قربان صاحبہ بیگم قربان حسین شاہ صاحب کوئٹہ	۵۰/۰۰	امۃ السلام کوئٹہ	۵/۰۰
		لجنہ گوجرانوالہ	۱/۰۰

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ جلد شروع ہونے والا ہے۔ یہ کالج گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے اور ہر سال بورڈ امتحان لیتا ہے۔ نیز یہ کالج طبی تعلیم۔ لیبارٹری۔ بلڈنگ اور اخلاق و صحت کی نگرانی کے لحاظ سے مثالی کالج ہے۔ شرط داخلہ میٹرک۔ تفصیل پراسپکٹس اور فارم داخلہ مفت منگوائیں۔

پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مورخہ ۱۹ کو خاکسار نے بازو کا دوبارہ معائنہ کروایا ہے ایکسرے (X-Ray) لئے گئے ہیں جن سے معلوم ہوا ہے کہ کہنی سے اوپر والی ہڈی میں چوٹ آنے کے باعث ہڈی پھول گئی ہے جس کی وجہ سے بازو ابھی تک پوری طرح سیدھا نہیں ہوتا (سوجن اور درد بھی ہے) دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا دے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے آمین۔ نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ

(۲) میرے چچا میاں خوشی محمد صاحب اور ان کی بچی کو چھت پر سے گر جانے سے سخت چوٹیں آئی ہیں میری چچی کی دو پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں اور ٹانگوں میں بھی شدید چوٹیں آئی ہیں اور بچی کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب جماعت سے ان ہر دو کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالعزیز داجوالوی کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ

قسط ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ معجزہ شفا کا ظہور قبولیت دعا کا ایک واقعہ محبت خداوندی کا ایک غیر معمولی نشان احمدیت کے ذریعہ اسلام کی بعثت اولیٰ کا نظارہ

از مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق بی اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت ماشاء اللہ اچھی ہے۔ لیکن گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے اور لمبا عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے جو کھچاؤ اعصاب میں پیدا ہو گیا تھا اس میں پوری طرح افاقہ نہیں ہوا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ التحیات کی حالت میں ابھی بسہولت نہیں بیٹھ سکتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت دعا کر رہے ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۷ اور ۲۸ رجون کی درمیانی رات کو نتھیا گلی میں رات کے دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے زور کے ساتھ ایک شعر کے الفاظ سنے اور نیم بیداری کی صورت میں ان الفاظ کو ایک دیوار پر خوبصورتی سے منقش صورت میں بھی دیکھا۔ شعر تو پوری طرح حضور کو یاد نہیں رہ سکا۔ لیکن جو حصہ اس کا یاد رہ گیا وہ یہ ہے۔

دامن رحمت حق
تیری اقربیت اڑا کے لے گئی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے اور تمام اذیتیں دور کر دے۔ آمین یا رب العالمین۔

حضور اقدس نے ملاقاتوں کے دوران بعض احباب سے جو گفتگو فرمائی۔ اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے جلوے

فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ سلوک بڑے پیار اور محبت کا ہے اور در حقیقت یہ اس کا پیار ہی ہے جو ہمیں مخالفتوں اور ظلم وستم کے باوجود اطمینان اور سکینت عطا کرتا ہے۔ جتنی مخالفت ہماری ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں حاصل نہ ہوتی تو ہم کبھی کے اس کے مقابلہ میں ختم ہو چکے ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز ہمارے لئے محبت اور پیار کے جلوے دکھاتا رہتا ہے

احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ معجزہ شفا کا ظہور

مغربی افریقہ میں ہم نے حال ہی میں ہسپتال کھولنے شروع کئے ہیں۔ ایک ہسپتال ہم نے گھانا میں ٹیچی مان کے مقام پر کھولا ہے۔ جہاں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کام کر رہے ہیں۔ اس جگہ رومن کیتھولک کا ایک پرانا ہسپتال پہلے سے موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مشن ہسپتال بھی ہے۔ اس رومن کیتھولک ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بعض مریضوں کو لاعلاج قرار دے کر ہسپتال سے رخصت کر دیا تھا۔ جب ہم نے یہاں ہسپتال کھولا۔ تو قدرتاً یہ مایوس لوگ بھی ہماری طرف آئے۔ ہمارے ڈاکٹر صاحب نے دعاؤں کے ساتھ ان کا علاج شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار اور محبت کا جلوہ یوں دکھایا کہ ان میں سے اکثر کو شفا ہو گئی اور صحت یاب ہو کر ہمارے ہسپتال کی شہرت کا بھی باعث بن گئے۔ اب ایسے مریضوں کو جن کو ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے صرف اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے ہی شفا ہو سکتی تھی۔ اس میں ہمارا کوئی کارنامہ نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت کے حق میں اور ہمارے واقف زندگی ڈاکٹروں کے حوصلے بڑھانے کے لئے اور افریقن لوگوں کو ہماری طرف راغب کرنے کے لئے یہ معجزہ دکھایا۔ ایسے معجزات خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہر مشن میں نظر آتے رہتے ہیں۔

شفا صرف خدا کے حکم کے بعد ملتی ہے

شفا دینا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ دوائی تو ایک پردہ ہے ورنہ شفا تو اسی وقت آتی ہے جب دوائی کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم اپنا اثر کرو اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ قادیان میں ایک طالب علم کو رات کے وقت اس شدت سے قولنج کا درد اٹھا کہ اس نے چیخ چیخ کر سارا محلہ سر پر اٹھا لیا۔ ڈاکٹر فوری طور پر نہیں آ سکتا تھا۔ چنانچہ ہمارے حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے ایک کاغذ کی گولی بنائی اور اس پر دعا کر کے اس طالب علم کو پانی کے گھونٹ کے ساتھ کھلا دی۔ اس گولی کے اندر جاتے ہی درد جاتا رہا۔ اب کاغذ کی گولی میں تو بظاہر کوئی دوا کا اثر نہ تھا۔ نہ ہی یہ تو قولنج کے درد کا علاج تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ تم اندر جا کر درد کو دور کر دو۔ چنانچہ خدائی فیصلہ کے مطابق اس کاغذ کی گولی نے دوائی کا اثر کیا اور مریض کو شفا ہو گئی۔

یہ دنیا عالم اسباب ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ دوائی بہرحال استعمال کرنی چاہیئے۔ لیکن اس بات پر ہرگز انحصار نہیں ہونا چاہیئے کہ فلاں دوائی سے ضرور فائدہ ہوگا۔ فائدہ اسی وقت ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا۔

قبولیت دعا کا ایک واقعہ

فرمایا۔ مجھے اپنی زمینوں کے ایک تنازعہ کے سلسلہ میں فکر تھی اور میں اس میں کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا ایک رات جب میں پڑھنے سے فارغ ہوا۔ اور سونے سے قبل حسب معمول ٹوتھ برش استعمال کرنے غسلخانہ کی طرف جانے لگا تو میرے دائیں کان کے پاس ایسی آواز آئی گویا آدمی کھڑا ہے اس کے الفاظ یہ تھے۔

"حضور مبارک ہووے"

میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ اس آواز کے ساتھ میرے دل میں زمین کے متعلق اطمینان کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اگلے دن معلوم ہوا کہ فیصلہ میرے حق میں ہو گیا ہے۔ اب یہ کتنا بڑا پیار کا نشان ہے جو اللہ نے مجھے دکھایا۔

محبت خداوندی کا غیر معمولی نشان

اسی طرح ایک اور محبت خداوندی کا غیر معمولی نشان یوں ظاہر ہوا کہ مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے ۲۳ برس ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باوجود اتنی عمر گذر جانے کے بھی اولاد کی نعمت سے نوازے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے ایسے دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد کا ناممکن نظر آتا ہے۔

میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے ۲۴ سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا۔ اور جب میں افریقہ کے دورہ پر گیا تو یہ خاتون ہر جگہ منصورہ بیگم کے ساتھ لگی رہی۔

احمدیت کے ذریعہ افریقہ میں بتوں کا جلایا جانا

فرمایا۔ حال ہی میں افریقہ سے بعض تصاویر آئی ہیں جو نہایت ایمان افروز ہیں ان تصاویر میں ہمارے نئے افریقن احمدی دوست جو احمدیت سے قبل بت پرست تھے۔ اپنے بتوں کو جلا رہے ہیں۔ جن کو وہ پوجا کرتے تھے اور ایسا کرتے ہوئے ان کے چہروں پر بڑے اطمینان کے آثار نظر آتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کی بعثت اولیٰ کا نظارہ پھر ہمیں دکھا دیا ہے کہ مشرکین داخل حق ہو کر اپنے بتوں کو جلا ڈالیں۔

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دیدیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے ۔۔۔ جو لوگ آخر وقت تک ادا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں ۔۔۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ۔۔۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اسے چھوڑا جائے"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک اپنے وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ایک ماہ کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۱۳۸۱۵

منکہ ملاحت النساء بی بی بیوہ سید وراثت علی صاحب مرحوم قوم سید (سادات) پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جیرام پور ڈاک خانہ کوڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱/۱/… حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا گزارہ اپنے بچوں کے ساتھ ہے والد مرحوم کی جائداد میں سے ہم چار بھائی دو بہنوں کے حصہ میں میرا اپنا حصہ تقریباً ڈیڑھ گونٹھ موضع اڑیسہ میں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کی موجودہ قیمت تین صد روپے ہے۔ والسلام۔

الامۃ: نشان انگوٹھا ملاحت النساء بی بی

گواہ شد: شاہد احمد ساکن رسول پور ڈاکخانہ کوڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔

گواہ شد: سید عبداللہ سلم گوپال پور ڈاکخانہ کوڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ

گواہ شد: بشیر فضل عمر کٹکی خادم سلسلہ احمدیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۲۵

منکہ مجید احمد پرویز ولد مکرم چوہدری محمد احمد خالد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۵/… حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کچھ نہیں۔ میری تنخواہ اس وقت ماہوار مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ جو بھی آمد ہوگی یا اگر کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: مجید احمد پرویز

گواہ شد: مرزا وسیم احمد

گواہ شد: محمد عبداللہ موصی نمبر ۵۸۱۰۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان۔

گواہ شد: محمد احمد خان صاحب کلرک دفتر سیکرٹری مجلس بہشتی مقبرہ قادیان وصیت نمبر ۱۲۲۰۴۔ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۸۲۶

منکہ حمید احمد ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر تقریباً پونے سترہ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/… حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میں طالب علم ہوں۔ میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے بالعموم دس یا پندرہ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملا کرتا ہے۔ جو بھی مجھے جیب خرچ ملے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا مزید آمد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: حمید احمد

گواہ شد: مرزا وسیم احمد

گواہ شد: محمد عبداللہ موصی ۵۸۱۰ وارد حال نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۸۲۸

منکہ شمس النساء بیگم بیوہ مکرم محمد اسماعیل خان صاحب صدیقی مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/… حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس کوئی زیور نہیں نہ منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ہے البتہ مرحوم شوہر کی طرف سے بوقت شادی پانچ ہزار روپیہ حق مہر مقرر ہوا تھا۔ اور اس وقت میری آمد بصورت سرکاری پنشن اکسٹھ روپے پچاس پیسے ماہوار ہے میں حق مہر اور اس آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور آئندہ آمد میں اضافہ ہونے پر یا بوقت وفات مزید جائداد ثابت ہونے پر یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الامۃ: شمس النساء بیگم

گواہ شد: محمد منیر پسر موصیہ

گواہ شد: محمد عبداللہ موصی ۵۸۱۰۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

کاتب الحروف: ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۸۲۹

منکہ لطیف احمد فاروقی ولد عبدالکریم صاحب ناصر آبادی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۶/… حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مبلغ یک صد روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: لطیف احمد فاروقی نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

گواہ شد: مرزا وسیم احمد

گواہ شد: محمد عبداللہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۸۳۰

منکہ جاوید اقبال چیمہ ولد چوہدری منظور احمد چیمہ صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۶/… حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغ یک صد روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا [illegible] اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر [illegible] ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: جاوید اقبال چیمہ مبلغ سلسلہ احمدیہ

گواہ شد: مرزا وسیم احمد

گواہ شد: منظور احمد چیمہ درویش۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کے پتہ جات کی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ درست یا تبدیل کروانا مقصود ہو تو وہ اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں۔ نیز خریداری نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں جو نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔ پتہ صاف اور خوشخط ہونا چاہیئے انگریزی میں لکھا ہوا پتہ کیپٹل حروف میں لکھا جائے۔

(مینجر الفضل۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ (حاجی مشورہ) حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
(ماسٹر رحمت علی ظفر محمد آباد سٹیٹ براستہ ٹالی ضلع تھرپارکر)

۲۔ میرا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محمد ظہیر الدین آف شاہدرہ لاہور)

۳۔ میں ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہوں۔ باعزت بریت کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے
(بشیر احمد ولد نثار خان اولکھ ڈاکخانہ زیدکا)

۴۔ خاکسار ان دنوں مالی پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو محض اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین۔
(صلاح الدین سرگودھا)

قائدین خدام الاحمدیہ چندہ مجلس کی وصولی کے ساتھ ساتھ سالانہ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں

(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سیرت وکردار اور مومنانہ صدق وصفا کے دلکش نمونے

وقت کی اہم ترین ضرورت — عملی نمونہ

اس زمانہ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے سب سے اہم اور سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم دُنیا کے سامنے اسلامی سیرت وکردار کا عملی نمونہ پیش کریں اور اس طرح اسلامی تعلیم اور اسلامی اصولوں کی حقانیت اور برتری کو اپنے عمل کے ذریعے ثابت کریں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ اسلام کی ایک ایسی خدمت اور ایسی تبلیغ ہے جو ہزاروں دلائل و براہین سے زیادہ مؤثر اور کارگر ہے۔

اسلام کا یہی وہ عملی نمونہ ہے جسے اس زمانہ میں دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہ قرار دیتا ہے کہ

یحی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ ص۱)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت دُنیا میں قائم کر دی جائے جو اپنے عملی نمونہ اور جدوجہد سے اسلام کو دوبارہ زندہ کرے اور شریعت حقہ اسلامیہ کے تمام احکام کو از سرِ نو دنیا میں قائم کر دکھائے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مختلف پیرایوں میں بار بار اس امر کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ

(میری بعثت سے) اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ کے بن جائے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۱۸۴)

حضور اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

(۱) "اللہ تعالیٰ اس جماعت کو حکم دیتا ہے کہ اپنی عملی حالت اور قوت ایمان کو درست کر کے دکھلاؤ۔ کیونکہ جب تک عملی رنگ میں ایمان ثابت نہ ہو صرف زبان سے ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک منظور نہیں...... ہر ایک شخص جو اپنا صدق اور ثبات ثابت کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ عملی طور پر ظاہر کرے جب تک عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھتا آسمان پر اس کو مومن نہیں کہا جا سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۶۸)

(۲) "اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو..... کلام الٰہی کی ہدایت پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھلاؤ... اگر دلوں پر اثر انداز ہونا چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت ... کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۶۷)

حضور نے جو کچھ فرمایا سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے کا نمونہ پیش کیا حضور کی جماعت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے اصحاب پیدا ہوئے اور آج بھی موجود ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کی مندرجہ بالا نصائح کو جو درحقیقت حضور کی دلی تڑپ کی مظہر ہیں پورا کیا۔ اور جنہوں نے (حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قوت قدسیہ کے طفیل جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ظاہر ہوئی) واقعی اپنی عملی زندگی میں ایسا روحانی انقلاب پیدا کیا کہ وہ اسلامی سیرت وکردار کے چلتے پھرتے نمونے بن گئے۔ یہی وہ پاک نمونے ہیں جن سے متاثر ہو کر علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے بھی یہ اعتراف کیا کہ

"میری رائے میں ..... پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ص۱۸)

آج جبکہ دنیا خدا اور اس کے رسولؐ کے پیغام امن وحیات سے روگردانی اور بغاوت اختیار کر کے سُرعت کے ساتھ تباہی اور بربادی کی راہ پر گامزن ہے اور شدید کرب، مشکلات اور بے چینی میں مبتلا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی سیرت کردار کے ان تابندہ نمونوں کو بار بار اور کثرت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور حضور کی جماعت نے پیش کئے۔ یہی وہ زندہ جاوید نمونے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں کیسے پاک باز انسان پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ ایسے انسان صرف پہلے ہی پیدا نہیں ہوتے تھے بلکہ آج بھی پیدا ہو سکتے ہیں جنہیں دیکھ کر واقعی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ انسان نہیں ہیں بلکہ چلتے پھرتے فرشتے ہیں جو انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

ذیل میں چند ایک ایسے ہی نمونوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اس سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ خود جماعت کی نئی نسلوں کو بھی یہ علم اور احساس ہو کہ ان کے بزرگ تقویٰ، پرہیزگاری، توکل اور اخلاص کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہمیں کتنی جدوجہد قربانیوں اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

توکل علی اللہ

توکل ایک اعلیٰ درجہ کا اسلامی خلق ہے۔ قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے فرماتا ہے

وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (ابراہیم)

یعنی مومنوں کا بھروسہ اور توکل اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔

توکل کا بہترین نمونہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا جنہوں نے شدید ترین مخالفتوں اور بظاہر انتہائی بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں۔ جو تا قیامت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے اصحاب نے بھی اس کے قابل قدر نمونے دکھلائے۔ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر جو توکل تھا اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضور نے ایک موقع پر فرمایا۔

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔"

پھر حضور نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا۔

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی اللہ تعالیٰ پر اعلیٰ درجہ کے توکل کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے بطور نمونہ صرف ایک مثال عرض کی جاتی ہے۔

۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شدید مخالف مولوی کرم دین صاحب نے حضور کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا یہ مقدمہ جس مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا وہ ایک متعصب آریہ تھا جو حضور سے شدید بغض و عناد رکھتا تھا۔ آریوں نے گورداسپور ایک خفیہ جلسہ کر کے اس مجسٹریٹ کو بھی اس میں مدعو کیا اور اسے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ مرزا صاحب ہمارے سخت دشمن ہیں اور ہمارے نزدیک ہمارے لیڈر پنڈت لیکھرام کے قاتل ہیں وہ اب آپ کے ہاتھ میں شکار ہیں آپ اس شکار کو کسی حالت میں بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں چنانچہ اس مجسٹریٹ نے ان ہندوؤں کے سامنے وعدہ کیا کہ جہاں تک اس سے ہو سکے گا وہ ضرور (حضرت) مرزا صاحب کو سزا دلانے کی کوشش کرے گا۔

کسی نہ کسی طرح اس کارروائی کی اطلاع ایک احمدی دوست (حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب مرحوم آف گوڑیانی) کو بھی ہو گئی۔ وہ سخت گھبرا گئے۔ انہوں نے اس کی اطلاع حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھی بھجوا دی۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو "حضور خاموشی سے سُنتے رہے جب میں شکار کے لفظ پر پہنچا تو یک لخت حضرت اقدس اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کی آنکھیں چمک اٹھیں اور چہرہ سُرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا۔

"میں اس کا شکار ہوں! میں شکار نہیں ہوں میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے ایسا کر کے تو دیکھے!"

پھر حضور نے فرمایا

"میں کیا کروں میں نے تو خدا کے سامنے (اپنے آپ کو) پیش کر دیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے کے لئے تیار ہوں مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تجھے ہر ذلت سے بچاؤں گا اور عزت کے ساتھ بری کروں گا۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل)

ذرا غور کیجئے! جس مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ ہے وہ سخت مخالف اور معاند ہے اور حضور کو ہر ممکن طریق سے تنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور برملا اپنے ساتھیوں کو کہتا ہے کہ میں اب اسے سزا دیئے بغیر نہ رہوں گا۔ لیکن اس کے باوجود حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کے ایک ایسے بلند مقام پر فائز ہیں کہ فرماتے ہیں میں تو خدا کا شیر ہوں وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے! بالآخر واقعی ایسا ہی ہوتا ہے کہ حضور عزت کے ساتھ بری ہو جاتے ہیں اور وہ مجسٹریٹ خود ذلیل و خوار ہو جاتا ہے اور خدا کے شیر کو شکار کرنے کی بجائے۔ خدا کے قہر و غضب کا شکار ہو جاتا ہے کیا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کی کوئی ایسی مثال اس زمانہ میں کہیں اور مل سکتی

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہانٹ ہاؤس مظفر گڑھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴